رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار ہمیں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (امام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی ساڑھے چار روپے خریداروں سے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری نماز میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

جلد ۳ | ۲۱ - اکتوبر ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمدللہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے +

خاندان رسالت میں بھی خیریت ہے +

جمعہ کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں شیخ غلام احمد صاحب نے وعظ کیا اور جماعت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کیطرف زور سے ترغیب دلائی۔ اور کہا کہ حضرت نے لکھا ہے کہ جو شخص میری کتابوں کو نہیں پڑھتا اسمیں بھی تکبر کی بو ہے اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے لئے کثرت سے دعائیں کرنیکی تاکید فرمائی۔ جزاہ اللہ

۱۷ - اکتوبر کو مسجد اقصیٰ میں مکرمی حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ بنگال نے دلچسپ تبلیغی حالات سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ از انجملہ ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ مسٹر عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے پروفیسر راجشاہی کالج نے براہین احمدیہ کا انگریزی ترجمہ کرنا شروع کیا ہے اور ترجمہ شدہ حصہ

اخبار احمدیہ

رام گڑھ ضلع جالندھر سے برادر محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پھر لوگ مخالفت کرنے لگے ہیں اور افسوس کہ اب انکی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ہماری مخالفت میں مسلمات دین سے بھی بیزار معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کو جو صوم و صلوٰۃ سے بالکل ناواقف تھا نماز پڑھنے کی ترغیب دیگئی اور چند سورتیں بھی پڑھائی گئیں تو اسکے گھر والوں نے مجھے نماز سکھانے سے اور اُسے نماز پڑھنے سے روک دیا اور جب ہم مسجد میں جاکر نماز اور قرآن کریم پڑھتے ہیں تو اس وقت بھی یہ لوگ شور و غوغا شروع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے +

برہانپور (ممالک متوسط) سے اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس شہر میں اُترا۔ یہاں شیعوں کے نائب پیر رہتے ہیں۔ انکے مرید ہندوستان اور غیر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا ہیڈ "سورت" شہر میں ہے انتظام ظاہری تو اچھا ہے مگر دین کی تبلیغ کا نہ شوق ہے اور نہ کوئی مبلغ۔ اس سفر میں ایک صوفی منش مولوی صاحب سے وفات مسیح اور سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی تو یہ معلوم کرکے کہ میں سلسلہ احمدیہ کا آدمی ہوں خوش ہوگئے ریل میں ٹیچنگز آف اسلام کی ایک کاپی ایک سیٹھ صاحب کو جو اچھے انگریزی دان تھے دیگئی انھوں نے نہایت دلچسپی سے اسے لیا اور پڑھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ صداقت سلسلہ انکے دلمیں گھر کرلے +

اسنور (کشمیر) سے برادر محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں اکثر اوقات تبلیغ کے لئے جاتے وقت ایک کشمیری زبان کا ترجمان اپنے ہمراہ لیجاتا ہوں اور اسکے ذریعے لوگوں تک حق پہنچایا جاتا ہے یہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی دعاؤں کا اثر ہے کہ یہاں کے اکثر لوگ حق کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں مگر کچھ روکیں درمیان میں حائل ہوجاتی ہیں جو حضرت کی پراثر دعاؤں سے انشاء اللہ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

دُور ہوجائینگی نیز حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ایک مقدمہ میں معجزانہ رنگ دکھایا ہے فالحمدللہ +

ایک ہندو کا نیاز نامہ بحضرت اقدس امام اولوالعزم (ایدہ اللہ)

نیاز مند بفضل ایشور راضی خوشی ہے امید ہے کہ حضور بھی راضی خوشی ہونگے میری یہ دلی خواہش ہے کہ میں ایشور پرماتما کے راستہ پر چلنے کی کوشش کروں اور حضور کی تعلیم کا مطالعہ کروں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی بیعت کا شرف بھی حاصل کروں اور آپکی جماعت میں شامل ہوجاؤں اس لئے میری استدعا ہے کہ آپ کوئی ایسی کتاب جو مجھے نور معرفت بخشے ارسال فرمادیں میں آپ کا نہایت مشکور ہونگا۔ میرے مسلمان ہونے کے لئے بہت مشکلات ہیں پرمیشور انھیں آسان کرے +

لاہور سے بابو محمد رشید خانصاحب سٹیشن ماسٹر سکھیکی لکھتے ہیں کہ میں چند دنوں سے لاہور میں مکرم و معظم میاں چراغ الدین صاحب کے مکان پر مقیم ہوں۔ ایک روز سٹیشن ماسٹر صاحب کے روبرو کلرکوں سے مذہبی گفتگو کے دوران میں حضرت مسیح موعود کے کرشن ہونے کا ذکر آگیا۔ سٹیشن ماسٹر صاحب نے تو یہ کہدیا کہ میں مذہبی باتوں میں دخل نہیں دیتا اور دوسرے کلرک خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بالکل خاموش ہوگئے اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ پھر مجھے وزیر آباد جانے کا اتفاق ہوا تو راستہ میں گوجرانوالہ اترا۔ وہاں ایک غیر مبائع سے گفتگو ہوئی تو وہ کہنے لگے کیا تم مجھے یہ بات لکھ کر دے سکتے ہو کہ میاں صاحب سچے اور حق پر ہیں میں نے کہا میں حلفاً لکھ کر دے سکتا ہوں کہ میاں صاحب حق پر ہیں۔ کیا آپ بھی مجھے یہ بات حلفاً لکھ کر دے سکتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب حق پر نہیں تو انھوں نے اس بات سے گریز کیا۔ جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلوا +

مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن داتہ ضلع ہزارہ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب انکے لئے دُعا کریں +

فیلڈ سروس سے برادر مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے مثانہ کے متعلق کچھ عوارض لاحق ہوگئے ہیں احباب صحت کے واسطے دعا کریں +

خبریں

واقعاتِ جنگ

ایک یونانی سٹیمر دو ہزار ریزرو سپاہ کو لئے پائیریوس کیطرف جارہا تھا مگر فوری تعمیل طلب احکام پہنچنے پر رستہ ہی میں سے نیویارک کو لوٹ گیا۔ وہاں کی یونانی سفارت کا بیان ہے کہ محفوظ افواج برابر فراہم ہورہی ہیں۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۳۵ ہزار یونانی جنگی جوان اسوقت سلانیک میں ڈیرے ڈالے پڑا ہے +

کوہ قاف کے علاقہ میں ترکوں کیطرف سے جارحانہ کارروائی کی خبر پیٹروگراڈ کے مراسلہ سرکاری سے معلوم ہوتی ہے نامہ نگار ٹائمز یہ بھی کہتا ہے کہ گرانڈ ڈیوک نکولس کے پہنچنے سے وہاں روسی مستعدی بڑھ گئی ہے +

برلن کے ایک بے تار پیام برقی سے معلوم ہوتا ہے کہ درِدانیال کے موجودہ طوفان کو ترک انتہائی شدت سے فرد کرنا چاہتے ہیں +

مغربی محاذ پر افواج متحدہ کے توپخانہ نے دشمن کا ریلوے سلسلہ آمد و رفت تباہ کردیا ہے +

زار روس مقام زار کوسیلو میں مختصر قیام کرکے پھر محاذ پر واپس آگئے ہیں +

کولون گزٹ لکھتا ہے کہ کچھ جرمنوں کو خاص جنگی خدمات کے صلہ میں جو انھوں نے ترکی افواج کے ساتھ انجام دیں ہلال آہنی کا نشانِ خوشنودی دیا گیا ہے +

لارڈ کچنر نے بھرتی کرنیوالے افسروں کو پیغام بھیجا ہے کہ فوجی طاقت کو ٹھیک رکھنے کے لئے مجھے ابھی کچھ اور بھی جمعیت درکار ہوگی۔ میں اسی صورت میں اپنا فرض ادا کرسکتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اپنا فرض ادا کریں ہمیں اور آدمی لانا چاہئیں۔ اور فی الفور چاہئیں +

۱۶۔ اکتوبر کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویہ والے بڑی بہادری اور آن بان سے غنیم کا مقابلہ کررہے ہیں آسٹریا اور جرمنی کے وہاں اب تک بیس ہزار جوان ہلاک ہوچکے ہیں اور چالیس ہزار مجروح۔ جرمنوں نے اپنی سفارت صوفیا کو پیغام بھیجا ہے کہ ہمارا نقصان بہت ہولناک ہورہا ہے اور سروی لوگ بالکل خلاف توقع مقابلہ کررہے ہیں۔ اس پیام میں التجا کی گئی ہے کہ بلغاریوں کو لازم ہے سرویوں پر بلا توقف حملہ شروع کردیں۔ باوجودیکہ دشمن کے حملے نہایت شدید ہیں اور اس کا بھاری توپخانہ بھی اعلیٰ درجہ کا ہے پھر بھی سروی لوگ مختلف مقامات میں اپنے موروچوں پر اڑے ہوئے ہیں دشمن کو قریباً اسی ہزار سپاہ کی کمک پہنچ گئی ہے اسواسطے سرویہ کے میمنہ پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور اندیشہ ہے کہ جو (سروی) فوج اب تک پوجاریوٹز کے محاذ پر بڑی جانبازی سے ڈٹی رہی اسکے کہیں دو ٹکڑے نہ ہوجائیں۔ اسواسطے فرنچ اور برٹش افواج کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا جارہا ہے۔ سرویوں کو اسبات کا یقین ہے کہ اگر دول متحدہ کی فوجیں کافی اور جلدی سے پہنچ جائیں تو جرمنوں اور آسٹریوں کا گورگڑھا سرویہ ہی میں بنجائیگا +

نش (۱۷/۱۵) کی تار خبر ہے کہ بلغراد سمندریہ کے محاذ پر لڑائی ہولناک شدت سے ہورہی ہے۔ سمندریہ کے قریب ایک جگہ جرمن اس کوشش میں کہ سرویوں کو لوٹادیں بہت بُری طرح دلدل میں پھنس گئے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ گزشتہ پنجشنبہ کی رات تک غنیم کے ۲۵ ہزار آدمی مارے جاچکے تھے اور ساٹھ ہزار زخمی ہوئے۔ سروی بڑی خوبی سے دادِ مردانگی دے رہے ہیں +

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دول متحدہ کے جنگی بیڑے کا جو دستہ اسوقت مشرقی بحیرۂ روم میں تعینات ہے اس کے نائب امیر البحر نے بحیرۂ ایجیئن میں ۱۶۔ اکتوبر کی صبح کے ۸ بجے سے بلغاری ساحل کی ناکہ بندی کردی ہے غیر جانبدار جہازات کو رفیقہ ناکہ بندی سے نکل جانے کے لئے ۴۸ گھنٹے کی مہلت دی گئی ہے +

ایتھنز کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ نش اور ویرانیہ کے درمیان ۴۷ میل کی مسافت میں سلسلہ آمد و رفت منقطع کردیا گیا ہے۔ سروی پناہگزین سلانیک میں پہنچ رہے ہیں۔ اور افواج متحدہ وہاں سے ہفتہ کے روز سروی محاذ کیطرف روانہ ہوگئی ہیں +

پیرس کی تار خبر ہے کہ جنگ بلقان میں اٹلی الگ کھڑی تماشہ نہیں دیکھے گی۔ بلکہ اسکے اپنے نیم سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مہم سلانیک کے متعلق اندرونِ خانہ صلاح مشورہ بھی کرچکی ہے +

رومانیہ نے اپنے وزیر اعظم کی تجویز پر فیصلہ کردیا ہے کہ اس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۱- اکتوبر ۱۹۱۵ء

"اور کوئی اُسے روک نہیں سکتا"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات میں ایک مقام پر مسیح و مہدی کے متعلق رسمی مسلمانوں کے غلط عقائد کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یہ غلط ہے کہ مسیح موعود ظاہری تلوار کے ساتھ آئیگا تعجب کہ یہ علماء "یضع الحرب" کے کلمہ کو کیوں نہیں سوچتے اور "الائمۃ من قریش" کو کیوں نہیں پڑھتے۔ جبکہ ظاہری سلطنت اور خلافت اور امامت بجز قریش کے کسی کے لئے روا ہی نہیں۔ تو پھر مسیح موعود جو قریش میں سے نہیں کیونکر ظاہری خلیفہ ہو سکتا ہے اور یہ کہنا کہ وہ مہدی سے بیعت کریگا۔ اور اس کا تابع ہوگا۔ اور نوکروں کی طرح اس کے کہنے سے تلوار اُٹھائے گا۔ عجیب بیہودہ باتیں ہیں۔ نہیں حضرات خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ مسیح موعود کی خلافت رُوحانی ہے۔ دنیا کی بادشاہتوں سے اُسکو کچھ تعلق نہیں۔ اس کو آسمانی بادشاہت دیگئی ہے۔ اور آج کل وہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لاسکیں۔ آجکل تو پہلی تلوار پر ہی نادان لوگ اعتراض کر رہے ہیں۔ چہ جائیکہ ہر سرے اُنکو تلواروں سے قتل کیا جائے۔ ہاں روحانی تلوار کی سخت حاجت ہے۔ سو وہ چلیگی "اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

عجیب بات ہے کہ یہ عبارت ایک خاصے طویل الہام کی تشریح میں لکھی گئی ہے جو **قمر الانبیاء** کے آنے کی بشارت دیتا "یوسف اور اسکے اقبال" پر نظر کرنے کی طرف توجہ دلاتا اور فتح و نصرت الٰہی کو قریب بلکہ اقرب بتلاتا ہے۔

خدا کی شان اس پیارے کے پاک منہ سے نکلی ہوئی یہ باتیں اسوقت جبکہ قمر الانبیاء کا کہ وہی باقبال یوسف بنا۔ مبارک عہد ہے کیسی حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔ ہمنے یہاں اصل الہام کو بخوف طوالت نقل نہیں کیا نہ ساری تشریح کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے بلکہ صرف اخیر فقرہ پر جو زیب عنوان ہے اپنا ناچیز خیال ظاہر کرتے ہیں ؂

اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی بعثت اولیٰ میں اس زمانہ کی نسبت خبر دی تھی کہ اس وقت دین کے لئے قتال و جدال کا کچھ کام نہ ہوگا۔ اسی صدق و حق کا وہ محبوب رب اپنی بعثت ثانیہ کے وقت بھی مختلف رنگوں میں بار بار اعادہ فرماتا رہا۔ چنانچہ حوالہ مندرجہ بالا میں یہی ارشاد ہوا ہے کہ ظاہری تلوار کی اشاعت دین میں کوئی ضرورت نہیں ہاں رُوحانی تلوار کی سخت حاجت ہے سو وہ چلے گی۔ "اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

اب موجودہ زمانہ کے حالات پر نظر کیجیے کہ دنیا کی بادشاہتوں میں دنیا کی خاطر بے تیغ کی تلوار چل رہی ہے۔ اور اس زور شور سے چل رہی ہے کہ پہلے کبھی نہ چلی تھی۔ اُدھر اس کے بالمقابل اسی زمانہ میں دین کے واسطے آسمانی بادشاہت اور رُوحانی خلافت والے شہزادۂ امن کیطرف سے رُوحانی تلوار بھی کس شد و مد سے چل رہی ہے جسے "کوئی روک نہیں سکتا"۔

صاحبو! یہ زمانہ اسی لئے مقدر تھا کہ ایک طرف لاکھوں افراد بنی نوع انسان پر جسمانی موت وارد ہو تو دوسری جانب بہتوں کو رُوحانی موت سے رستگاری حاصل ہو کر وہ ایک نئی زندگی پائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ نئی زندگی ان کی پہلی سفلی زندگی پر روحانی تلوار چلکر اک موت وارد ہونے کے بعد ہی عطا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ یہ رُوحانی شمشیر برہنہ جو بے شمار الٰہی تائیدوں اور نصرتوں کے ساتھ احمد قادیانی علیہ السلام کو دیگئی تھی یعنی کران مسیح و مہدی پر چل رہی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ایسی چل رہی ہے کہ "کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

ہندوستان کے اندر لاکھوں انسان اسی جنگ مقدس میں اسی تلوار کے گھاٹ اُتر کر نئی رُوحانی زندگی پاچکا ہے اور دن بدن یہ تعداد خدا کے فضل سے بڑھتی ہی جاتی ہے پھر بعض سرحدی قبائل جیسے جنگجو تند خو لوگوں میں افغانستان جیسی سنگلاخ سرزمین میں۔ مرہٹہ جیسی لڑاکا قوم میں جو ہزارہا انسان اس شہزادۂ امن کے جھنڈے تلے آکر

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

پر ایمان لے آیا ہے یہ بھی اسی رُوحانی تلوار کا سارا ظہور ہے جو اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی ہے۔ "اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

اور ہاں یہ پنجاب میں۔ بنگال میں۔ مالابار میں۔ ماریشس میں انگلستان میں۔ عرب میں۔ مصر میں جو بے شمار خلق اللہ اگلے تمام غلط عقائد اور بوسیدہ خیالات سے بیزار ہو کر آسمان سے اُترنے والے مسیح اور خونی مہدی کی امید موہوم کو خیرباد کہہ کر حقیقی اسلام کا نو ہاماں رہی ہے یہ کونسی آہنی شمشیر کے کارنامے ہیں؟ کوئی بتلائے کہ کون دنیا کے سروں پر ظاہری تلوار لئے کھڑا اور اسلام کی صداقتوں کو منوا رہا ہے؟ یقیناً یقیناً کسی ایسے وجود کا صفحہ ہستی پر پتہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ در اصل یہ شاندار فتوحات نہ سونے کی کٹار پر منحصر تھیں نہ لوہے کی تلوار سے مقدر۔ بلکہ یہ درحقیقت اسی رُوحانی تلوار کا کھیت ہے۔ جو زمین کے کناروں تک وار کرتی اور بے حد و حساب مسیح رقیبوں کو اپنا جولانگاہ بناتی ہے۔ خدا کے فرستادہ نے فرمایا کہ "ہاں رُوحانی تلوار کی سخت حاجت ہے سو وہ چلیگی" الخ چنانچہ اسکے مُنہ کی باتیں حرف بحرف پوری ہوئیں کہ وہ چل رہی ہے "اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

لیکن سُننے والو سُنو! ابھی تو تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا آگے آگے (انشاء اللہ العزیز) وہ وقت آرہا ہے کہ قبول حق کی ایک لہر بڑی سرعت کے ساتھ ممالک و اقوام عالم میں دوڑ جائیگی حقیقی اسلام کو سمجھنے اور ماننے والے سعید الفطرۃ انسان

یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً ۝

کے مسرت خیز نظارے دیکھ دیکھ کر اسی مقلب القلوب کے حضور جو سلامتی پسند اور امن دوست پاک روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ سجدات شکر بجا لائینگے مگر حسرت ہوگی اس روز ان حرمان نصیبوں کے لئے جو مسیح کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان سے اُترتے دیکھنا چاہینگے۔ مگر افسوس کہ قیامت تک نہ دیکھ سکیں گے۔ اور تلوار چلانے والے مہدی کی دُہائی دیتے دیتے ان کے گلے بھی پڑ جائینگے لیکن تا حشر کوئی ایسا مہدی ہرگز ہرگز نہ آئیگا جو قرآن کریم کی نص صریح (لا اکراہ فی الدین) کو معاذ اللہ باطل کرے اور دلوں کو فتح کرنے کے لئے لوگوں کی گردنوں پر عبث تلوار چلائے کیونکہ ع

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا

اور جو تلوار چلنی تھی وہ کتنی .. .. سال سے برابر چل رہی۔ اور ایسی چل رہی ہے کہ کوئی اسکو روک نہیں سکتا۔

روکنا کیسا بلکہ برعکس اسکے روحانی تلوار کے حامی دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ اور خود انہیں سے جو روکنے کے

خواہشمند ہیں۔ ٹوٹ ٹوٹ کر ادھر آ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک ایسا وقت بھی گذرا ہے جبکہ وہ رُوحانی خلافت اور آسمانی بادشاہت کا بانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جس نے اس تلوار کی چمک دنیا کو دکھلائی۔ اس وسیع دنیا میں یکہ و تنہا تھا۔ اور آج خدا کے فضل سے یہ زمانہ ہے کہ اسکے نام پر وہی مقدس تلوار چلانے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ جو بحمد للہ دن دونی رات سوائی بڑھ بھی رہی ہے (اللہم زد فزد) کیونکہ بے حد اور لازوال طاقتوں والا خدائی ہاتھ جو ہمیشہ سے صدق و حق کا مددگار رہا۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ آپ اس میدان میں لڑ رہا ہے۔ اور چونکہ اس معرکہ میں جو شیطان و رحمان کی آخری جنگ ہے۔ رحمن کا غلبہ ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔ لہٰذا یہ بالکل یقینی اور پکی بات ہے کہ جب تک دنیا اپنے دور آخر کے عظیم الشان نبی کی سچائی کو قبول نہ کرے اور اس کے خلاف شوخیوں شرارتوں اور مخالفتوں سے باز نہ آئے۔ خدا فراموشی و غفلت سے۔ بے باکی و معصیت سے بیزار ہو کر خدا ترسی و پرہیزگاری کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس پر قدرت کے زور آور حملے دھیمے نہ پڑینگے۔ خواہ وہ کہیں وبا اور قحط کی شکل میں ہوتے رہیں یا کہیں تباہ کن حوادث کی صورت میں۔ چاہے کسی اور طرح۔ غرض یہ روحانی تلوار مختلف رنگوں میں برابر چلتی رہے گی۔ اور بجز خدا کے "کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

ناداں ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اقوام مغربی کے سامنے مسیح موعود کا نام بھی لینا سم قاتل ہوگا۔ نور فراست سے دور اور صدق و حق کی طاقت سے بے خبر ہیں جو یہ حکم لگاتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کی نبوت کا ذکر سلسلہ کی ترقی میں سدِ راہ ہوگا کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہی پاک نام بجائے سم قاتل ہونیکے روز افزوں سرعت کے ساتھ مردہ رُوحوں کے لئے آبحیات کا کام دے رہا ہے۔ اور جوں جوں اس نبوت کے مقابلہ میں مزاحمتیں اور مخالفتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ سلسلہ حقہ ماشاء اللہ بیش از پیش رفتار سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے فالحمد للہ علٰی احسانہ۔ وہ کونسی زبردست طاقت ہے جو تمام مزاحمتوں کو اسکے رستہ سے دور کر کے اسکی ترقی میں مدد دے رہی ہے؟ خدائے قادر مطلق کی وہی روحانی تلوار جس کی اس قوم نے آج سے بیس بائیس برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ چلیگی "اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا"۔

تھوڑے ہیں جو سنتے ہیں

سخت اندیشناک بات ہوگی۔ اور مقام عبرت۔ اگر ایک قوم خداتعالیٰ کے فرستادہ برحق امام وقت (ع) کی معرفت و بیعت کی نعمت و برکت سے بہرہ یاب ہو کر بھی اپنے ضروری امورِ دین یا معاملاتِ دنیا میں۔ دل یا زبان سے نہیں مگر عمل سے اُن لوگوں کی مصداق بنے۔ جن کی نسبت قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے کہ لهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها۔ یعنی انکے کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں۔ آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں۔ ہمیں اپنے احباب پر معاذ اللہ یہ بدظنی نہیں ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے وعدوں یا وعیدوں کی طرف سے ایسے ہی بے پروا ہونگے جیسے کہ آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رد کرنیوالی لاکھوں مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ لیکن انکی بعض عملی بے التفاتیوں سے ہمیں یہ شکوہ کرنے کا ضرور حق پہنچتا ہے کہ افسوس بعض دینی خدمات میں انکی سستی و سہل انگاری ابھی تک ویسی ہی چلی جاتی ہے جو اس سے پہلے تھی۔ حالانکہ حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے۔ ایک مستعد جفاکش اور اَن تھک سپاہی کی طرح کام کرنے کی۔ بیرونجات کے احباب یہاں آئیں۔ اور چند روز رہ کر دیکھیں تو انہیں پتہ لگے کہ ناچیز خدام نہیں بلکہ خود لاکھوں کی جماعت کا امام (ایدہ اللہ بنصرہ) آئے دن کی خرابیٔ صحت پر بھی مہمات دین میں کس طرح مسلسل محنت مشقت اور دیدہ ریزی و جگرکاوی کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی مساعی کو مشکور فرمائے اور ہمیں آپ کے پاک نمونہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے آمین! ہم ابھی زیادہ کھولکر نہیں جتلاتے کہ احباب بیرونجات کن کن اہم کاموں میں سست پائے جاتے۔ اور باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے اسطرح چُپ لگائے بیٹھے رہتے ہیں۔ گویا انہوں نے کچھ سُنا ہی نہیں۔ فی الحال تمام مقامی جماعتیں اور متفرق احباب اپنی اپنی جگہ پر محاسبہ کریں۔ اور سوچیں کہ انہیں کیا کیا کرنا چاہیئے تھا جسکی طرف تاحال توجہ نہیں کیگئی۔

انجمن احمدیہ پاک پٹن۔

کی سالانہ رپورٹ کارگذاری ہمارے پاس بغرض اشاعت پہنچی جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج ہوگی۔ یہ سب سے پہلی رپورٹ ہے جو کارگزاری سال گذشتہ (مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۵ء) کی بابت تیار ہو کر بغرض اطلاع عام اخبار میں چھپنے کو آئی ہے۔ اور اسے پڑھ کر ہمیں خاص مسرت ہوئی۔ گو انجمن پاک پٹن کا کام کچھ بہت بڑے پیمانہ پر نہیں۔ مگر تاہم جتنا بھی ہے۔ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ باقاعدہ ہے۔ اور اس میں حتی الوسع اکثر اہم ضروریات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ دیگر مقامات کی احمدی انجمنیں بھی اس بارہ میں انجمن مندرجہ عنوان کی تقلید کرنے میں کوشاں ہونگی ہم اپنے برادر مکرم جناب منشی غلام احمد صاحب مختار سکرٹری انجمن موصوفہ نیز دیگر تمام کارکنان انجمن کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی انجمن خدمت سلسلہ کے متعلق علی مستعدی و باقاعدگی میں ایک لائق تحسین و قابل تقلید نمونہ کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ فالحمد للہ

چاہیئے کہ ایسی تمام رپورٹیں یا تو پہلے صدر انجمن کے دفتر میں بھیجی جائیں۔ اور وہاں سے باضابطہ بغرض اشاعت دفتر الفضل کو ملا کریں یا ایک ساتھ ان کی دو نقلیں کر کے دونو جگہ روانہ کی جائیں۔ اور تیسری نقل لوکل انجمنوں کے اپنے دفاتر میں بھی رہے۔ اس رپورٹ میں بعض باتوں کی کمی بھی پائی جاتی ہے جس کی توضیح ہم انشاء اللہ پھر کسی اشاعت میں کرینگے۔ اگر تمام مقامی جماعتیں اس طرف توجہ کریں تو باہمدگر استفادہ و افادہ کے ذریعہ سب جگہ کی انجمنوں کے نقص رفع ہو سکتے ہیں۔ ہاں توجہ شرط ہے۔ اگر دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہ کر سلسلہ کی آنریری خدمت کو جیساکہ اس کا حق ہے واجبی وقعت ہی نہ دی جائے۔ تو ساری تحریکیں ہی عبث ثابت ہونگی۔ اگر قبل اس سے کہ کسی مقام کی احمدی جماعت یا بعض احباب فرداً فرداً اس معاملہ میں خدانخواستہ تساہل و غفلت روا رکھیں انہیں اسپر ضرور غور کر لینا چاہیئے کہ خدا کے کام تو ضرور چلتے رہینگے۔ پر وہ جو انمیں سُست یا بے پروا ثابت ہونگے خود ہی آسمانی برکات کو رد کرنے والے ٹھہرینگے۔ نعوذ باللہ منہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ - ۱۵- اکتوبر ۱۹۱۵ء

وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تاتینا اٰیۃ کذٰلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم قد بینا الاٰیٰت لقوم یوقنون - (پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۱۴)

ہر زمانہ میں حق کے مخالف ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں - اور یہ قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ جس قسم کے اعتراضات ایک صادق نبی پر کیئے جاتے ہیں اسی قسم کے دوسرے صادق پر بھی کیئے جاتے ہیں جس قسم کے اعتراض حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے اسی قسم کے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوئے۔ مخالفین کو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ تم پہلے صادق نبیوں کی طرح حضرت صاحب پر اعتراض کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ تم انکو نبیوں سے مشابہت دیتے ہو۔ حالانکہ صادق کے مقابل میں صادق کی مثال دی جاتی ہے اور شریر اور بدمعاش کے مقابلہ میں اسی قسم کے آدمی کی مثال دی جاتی ہے پس صادقوں کی مثالیں صادقوں کے ساتھ ہی دیجائیں گی اسوقت کوئی صداقت نبی کریمؐ کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہر صداقت کو ثابت کرنے کے لیئے آپ کے معیار صداقت سے باہر نہیں جا سکتے۔

پچھلے دشمنانِ حق سے مشابہت

ہماری جماعت کا ایک حصہ جو ان عقاید کو ترک کر رہا ہے جن پر ہم قائم ہیں اور جن کے بارے میں ہم نے خود مسیح موعودؑ سے بارہا تقریریں سُنی ہیں - اس کی طرف سے ہم سے بھی یہی سلوک کیا جا رہا ہے - اگر کوئی ایسی دلیل ان کے سامنے بیان کیجائے جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کرنیوالی ہو تو کہتے ہیں کیا تمہاری بھی کوئی حیثیت ہے تم اپنے تئیں مامور اور نبی کی پوزیشن میں ظاہر کرتے ہو۔

مَیں نے اپنی رؤیا کو کس رنگ میں پیش کیا

تھوڑی مدت ہوئی مَیں نے بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے مسئلہ نبوت سمجھایا - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کو بطور مثال و نمونہ نبی بتایا - مَیں نے اس رؤیا کو اس رنگ میں نہیں پیش کیا کہ چونکہ مَیں نے یہ رؤیا دیکھا ہے اسلیئے تمام دنیا مان لے بلکہ مَیں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میرے مرید ہی مان لیں مَیں نے تو اس رنگ میں بیان کیا کہ قرآن مجید احادیث صحیحہ تعلیم مسیح موعودؑ کے بعد یہ رؤیا بھی میری ذاتی تسلی اور اطمینان قلبی کیلیئے کافی ہے - اور چونکہ مجھے کافر تو قرار دیا ہی گیا ہے اسلیئے مَیں اس تسلی قلب و اطمینان کی بناء پر جو مجھے خدائے تعالیٰ سے حاصل ہے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں - اس کا مجھے جواب دیا جاتا ہے کہ کیا تم مامور ہو؟ جو اپنی رؤیا پیش کرتے ہو - انہوں نے نادانی سے سمجھا نہیں - ہر انسان کی تسلی کے لیئے خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے جبپر فضل کرے اسے کسی حقیقت حال کا علم دیدیتا ہے - پس اگر کسی کو ہدایت ملے تو وہ اسے ترک نہیں کر سکتا محض اس لیئے کہ وہ مامور نہیں۔

انبیاءؑ غیر ماموروں کی رؤیا کا ادب کرتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رؤیا کا ادب یہانتک ملحوظ تھا کہ ایک شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں آپ پر چڑھتا ہوں تو فرمایا کہ تم اپنی خواب پوری کر لو - کیا وہ مامور تھا؟ کیا وہ نبی تھا - جو اسکی رؤیا کو اتنی اہمیت دیگئی - پھر اذان بھی ایک غیر مامور کی رؤیا پر مقرر ہوئی جبپر تیرہ سو سال سے تمام فرقہ ہائے اسلام کا عمل ہے۔

غیر مامور کی رؤیا کس صورت میں حجت ہے

اسمیں شک نہیں کہ غیر مامور کی رؤیا کو تمام کے لیئے حجت قرار دینا موجب فتنہ ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک شخص پاگل ہو - اور اس کا دماغ ہی خراب ہو - یا دیدہ و دانستہ وہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہو - اس لیئے کثرت کمیت و کیفیت کی شرط لگادی - مگر - اپنی ذات کے لیئے تو ہر شخص کی رؤیا حجت ہے رؤیا پر اعتبار کیوں نہ ہو - جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مومن تو درکنار - فرعون کی رؤیا پوری ہوئی - یوسفؑ کے اصحاب السجن کی رؤیا پوری ہوئی۔

مامور و غیر مامور کی رؤیا میں فرق

پھر سنو کہ لھم البشریٰ سے پتہ لگتا ہے کہ مومن کو الہام ہوتے ہیں اور یہ لوگ خود اس آیت کو میرے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں کیا اسکے یہ معنے ہیں کہ الہام تو ہونگے مگر انپر یقین نہ کرنا - یونہی فضول - لغو اور بے ہودہ ہیں - اگر یہی بات ہے تو الہام نازل کیوں ہوا - ہاں مامور اور غیر مامور کی رؤیا میں ایک فرق ضرور ہے - مامور اور نبی کی رؤیا تمام دنیا پر حجت ہے اور غیر مامور کی رؤیا اس کے نفس کے یقین دلانے کے لیئے ہے اور دوسروں پر حجت نہیں ہوتی جب تک واقعات تصدیق نہ کریں جب عملاً تصدیق ہو جائے - تو پھر تو ایک غیر مامور مومن کی بلکہ ایک کافر کی رؤیا کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا خدا نے فرعون اور یوسفؑ کے ساتھیوں کی رؤیا کی تصدیق کی ہے - ایک مامور کی رؤیا اور اسکے الہامات اسکے دعویٰ کی صداقت پر اور اسکے منجانب اللہ ہونے پر دنیا کے لیئے ثبوت ہوتے ہیں - تا وہ اسکی بات کو اس کی ہدایت کو رد نہ کریں اور دوسرے ہر انسان کی رؤیا اس واقعہ میں (جو پورا ہو جائے) اس کی صداقت کی دلیل ہوتی ہیں - مثلاً ایک شخص کو خواب آیا کہ اسکے گھر میں بیٹا ہوگا یا خطرناک مصیبت سے رہائی کی بشارت ہو تو پھر جب اسکے گھر میں بیٹا ہو یا وہ حسب رؤیا رہائی پا جائے تو اس واقعہ خاص میں اسکی تصدیق کرنی پڑیگی اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ جھوٹا ہے - اسی طرح ایک مومن کو اگر خدا کی طرف سے کوئی مسئلہ سمجھایا جائے تو اسکے نفس کی تسلی کے لیئے

ایک حجت ہے ۔

میں اپنی رؤیا کیوں بیان کرتا ہوں

پس میں نے جب کبھی رؤیا بیان کی تو یہ ظاہر کرنیکے لیئے کی۔ کہ میرے دل کو تسلی ہے مثلاً جلسہ سالانہ پر اور بعض دیگر اوقات میں۔ میں نے اپنے خواب خلافت کے متعلق بیان کیئے۔ کہ دیکھو یہ خواب پورے ہوئے اس وجہ سے میں اس جھگڑا کے میں نہیں گھبرایا کیونکہ میرے مولیٰ کی دی ہوئی تسلی میرے ساتھ تھی۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ لوگو تم مجھے خلیفہ مان لو۔ کیونکہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ لیکن جب وہ خواب پورا ہو گیا اور عملاً اسکی تصدیق ہوئی۔ تو پھر لوگوں کے لیئے ضروری ہے کہ وہ مانیں۔ جبکہ اسکے ساتھ قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعودؑ کے دلائل بھی ہیں ۔

حضرت صاحبؑ نے خوابوں کے تین اقسام لکھے ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں فرمایا کہ جب رؤیا میں تسلی دیجائے غیر مامور کو تو وہ نہ مانے لھم البشریٰ ہے تو بتاتا ہے کہ تسلی کی باتیں مومن پر نازل ہونگی۔ اگر جو نازل ہوتی ہیں وہی یقین نہ کریگا تو پھر انکا نزول فضول ہے۔ یہ رؤیا اولاً میرے تسلی و اطمینان و استقامت کے لیئے ہیں۔ اور پورا ہو جانے پر دوسروں پر بھی حجت ہیں۔ میں نے رؤیا دیکھنے کے ساتھ ہی کبھی نہیں کہا کہ اسے مان لو۔ کیونکہ ایسا کہنا ماموروں کی شان ہے ۔

اعتراض کرنیوالے تشابہت قلوبہم کے مصداق ہیں

ہاں ایسی باتوں پر جو ٹھٹھے کیئے گئے ہیں مجھے ان سے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے آیات قرآنی ابتدا خطبہ میں پڑھی ہیں۔ یہ تشابہت قلوبھم کا نظارہ میرے سامنے ہے۔ ایک ایک اعتراض جو اس بارے میں مجھ پر کیا گیا ہے میں خدا کے فضل سے ثابت کر سکتا ہوں کہ یہی اعتراض تقریباً انہی الفاظ میں اسی مفہوم کے ساتھ غیر احمدیوں نے حضرت اقدسؑ پر کیئے ۔

حضرت صاحب کو ایک رؤیا ہوئی کہ قرآن مجید میں نصف کے قریب دائیں طرف قادیان کا نام لکھا ہے۔ اب غیر احمدی اسپر ہنسی اڑاتے ہیں اور حافظان قرآن سے شہادتیں دلوا دلوا کر اپنی مجلسوں میں کہتے ہیں کیوں بھئی قرآن کریم میں کہیں قادیان کا نام لکھا تم نے دیکھا ہے۔ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ خوابیں انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتیں جو خدائے تعالیٰ دکھائے انسان دیکھتا ہے اور جتنا خدا دکھائے اتنا ہی انسان دیکھ سکتا ہے پس حضرت اقدسؑ کے بارے میں ان لوگوں کا یہ کہنا کہ فلاں بات بھی خدا سے پوچھ لینی تھی ایک بے ادبی اور گستاخی ہے ۔

میں نے خدا سے کیوں پوچھ نہ لیا کہ مسیح موعودؑ کامل نبی ہیں

ایسا ہی جماعت احمدیہ میں وہ شخص جو اپنے آپ کو راہ صداقت کا سب سے بڑا حامی سمجھتا ہے لکھتا ہے کہ "موقعہ در موقعہ خدا نے آخر بات کی تو امر متنازعہ پر کوئی روشنی نہ ڈالی۔ کہ نبوت کاملہ ہے یا جزوی۔ حقیقی ہے یا مجازی اور آپ نے بھی اس جھگڑے کا علم ہونیکے باوجود دریافت نہ کر لیا اور ایسا عجیب موقعہ یونہی گنوا دیا" (پیغام ۵۔ اکتوبر صفحہ ۷)

یہ وہی اعتراض ہے جو غیر احمدی حضرت اقدسؑ پر کیا کرتے تھے۔ میں جواب میں کہتا ہوں۔ کہ جب میرا آقا میرا سردار نہ پوچھ سکا تو میں کیا ہوں اور کیا حیثیت رکھتا ہوں جو اس ذوالجلال کے دربار میں بڑھکر بات کر سکتا۔ وہ قدسی نفس جس کی حضرت نوحؑ سے لیکر ختم الرسلؐ تک تمام انبیاء علیہم السلام نے خبر دی وہ تو یہ نہ کر سکا کہ جو چاہتا پوچھ لیتا۔ تو میں اس کے غلاموں میں سے ادنیٰ غلام ہوں۔ میں کیا حیثیت رکھتا ہوں۔ کہ وہاں بات کرتا۔ خدائے ذوالجلال کے دربار میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے خاتم کمالات انسانیت۔ ایک مخلوق کی ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ بے شک ہمارے آقا ہیں ہمارے سردار ہیں ہمارے ہادی ہیں ہمارے پیشوا ہیں ہمارے مولیٰ ہیں۔ مگر اس بادشاہ کے حضور تو وہ بھی بڑھ کر بات کرنے کی مجال نہیں رکھتے۔ تو میں جو غلاموں میں سے ادنیٰ ترین غلام ہوں۔ بھلا میں کیا کر سکتا تھا کہ یہ بات بھی مجھے بتاؤ۔ اور یہ بھی کرو۔ دل بدل گئے ہیں انہیں خوف الٰہی کم ہو گیا ہے۔ اور ایسے ایسے اعتراض پیدا ہو رہے ہیں جو اگلے راستبازوں کے مقابل میں انکے منکرین کیا کرتے تھے۔ ایک طالب حق کے لیئے سوچنے کی بات ہے کہ کیوں اس فریق کے دل میں جو چندروز ہوئے ہم ہی میں سے تھا ایسے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو حضرت اقدسؑ کے مقابل میں ثناء اللہ اور غلام دستگیر اور چراغ الدین کو سوجھتے تھے۔ کیا یہ بھاری ثبوت نہیں اسکا۔ کہ انکے دل انکے دلوں کے ساتھ مشابہ ہو گئے۔ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ خدا سے پوچھ لینا تھا اور یہ موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا۔ کیا خدائے تعالیٰ میرا خادم ہے کہ جو میں چاہتا اس سے پوچھ لیتا۔ وہ تو میرا خالق و مالک ہے۔ اس نے اپنے فضل سے جو مجھے دکھایا دیکھ لیا۔ میں تو کیا ہوں میں کہتا ہوں خاتم النبیینؐ سید المرسلینؐ ہوتے تو وہ بھی خود بڑھ کر نہ پوچھ سکتے جس دربار عالیشان میں تمام انبیاءؑ کے سردار کی ہمت نہ پڑے۔ اسمیں میں کیا جرأت رکھ سکتا ہوں قرآن شریف میں حکم ہوتا ہے کہ خبردار وحی نازل ہو چکنے سے پہلے اسکے لیئے کوئی جلدی نہ کرو (لا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضیٰ الیک وحیہ لا تحرک به لسانک لتعجل به) پس مجھ و بچارے کی کیا طاقت تھی کہ دم بھی مار سکے۔ اسکو تو ہوش ہی نہ تھا۔ وہ ہے کیا۔ وہ تو بے جان کی مثال تھا اس بچارے نے کیا پوچھنا تھا۔ مولیٰ نے جو بتایا وہ سن لیا۔ جو نہ بتایا اس کی مرضی۔ پھر اس اعتراض کا کیا مطلب۔ لیکن خیر اس اعتراض سے یہ تو سب کو معلوم ہو گیا کہ تشابہت قلوبہم ۔

میرا رؤیا میں دو شخصوں کے حق میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا

دوسری بات یہ لکھی ہے کہ دو آدمیوں کو آپ نے کہہ دیا تھا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین وہ دو تو تباہ ہو رہے ہیں مگر خدا تو سارے دشمنان حق پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتا ہے وہ تباہ نہ ہوئے اور معلوم نہیں تباہی آپکے نزدیک کیا معنے رکھتی ہے × × ×× اگر مال یا جان کا نقصان آپ کی مراد ہے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات۔ (پیغام ۵۔ اکتوبر صفحہ ۸ الراقم)

یہ بھی وہی بات ہے جو غیر احمدیوں کے مُنہ سے بارہا سن چکے ہیں جب کسی کی نسبت حضرت اقدسؑ نے لکھا کہ وہ طاعون سے مرے گا تو اس نے جھٹ شائع کیا کہ طاعون سے مرنا تو شہادت ہے پس یہ تباہی کیا ہوئی۔ اور جب یہ کہا گیا کہ ہیضہ سے مریگا تو غیر احمدیوں نے جواب ملا المبطون شہید اور جب پیشگوئی کی زد میں آکر کسی کے مال و جان کا نقصان ہوا تو اُس نے جھٹ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع۔ پڑھ دیا۔ الغرض معترض کا یہ اعتراض تو ثبوت ہے کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم کا ٭

کیونکہ حضرت صاحب نے جب لکھا جو میرے مقابلہ میں اٹھا وہ تباہ ہوگا یا ذلیل ہوگا۔ تو ان کا مخالف بھی یہی پکار اُٹھا تھا کہ اسکی خبر تو پہلے ہی سے قرآن مجید میں ہے۔ جو جواب اسوقت دیا گیا تھا وہی میری طرف سے سمجھ لیا جائے ٭

باقی یہ کہنا کہ خدا نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا اور تباہ نہیں ہوئے۔ یہ تو خدا پر اعتراض ہے۔ میرا ایمان تو یہ ہے کہ خدا نے جن پر لعنت کی وہ ضرور تباہ ہوئے مگر اس تباہی کے دیکھنے کیلئے آنکھیں چاہئیں دیکھنے والی آنکھیں تو انکی تباہی دیکھ رہی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف کہتے ہیں کہ ہم تو زندہ ہیں مگر چشم بینا انھیں تباہ دیکھتی ہے۔ حضرت صاحب کے مخالف بھی کہتے ہیں ہم ابھی تک قائم ہیں مگر ایک احمدی کی نظر میں وہ تباہ ہو چکے ہیں ٭

غیر مبائعین کے لئے ہی الہام کیوں ہوتے ہیں

تیسری بات یہ لکھی ہے کہ ہمارے مقابلہ میں الہام ہوتے ہیں خواب آتے ہیں۔ مگر آریوں اور عیسائیوں کے لئے ایسا نہیں ہوتا۔

یہ بھی وہی اعتراض ہے جو حضرت اقدس پر غیر احمدیوں کی طرف سے بارہا ہوا۔ کہ ہماری تباہی کی خبریں دیتے ہو۔ جو کلمہ پڑھتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ اور دُنیا میں ہزاروں رسول اللہ صلعم کو گالیاں دینے والے اور توحید کے نہ ماننے والے موجود ہیں۔ پس یہ بھی ثبوت ہے کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم کا ٭

میں مامور نہیں مگر مامور کا خادم ضرور ہوں

مجھ سے پوچھا جاتا ہے کیا تم مامور ہو جو ایسی تحدیاں کرتے ہو اور اپنے رؤیا شائع کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں۔ میں مامور نہیں مگر ہر مومن کی حیثیت کے مطابق اسکی صداقت کے لئے نشان دکھایا جاتا ہے مجھے بڑائی کا کوئی دعوٰی نہیں میں تو خدا کی ایک ادنیٰ مخلوق ہوں۔ اب بھی میرا مولیٰ جو فضل مجھ پر نازل کرے اسے میں کیوں چھپاؤں (اما بنعمۃ ربک فحدث)

میں وہی محمود ہوں جو آج سے دو سال پہلے تھا کیا اسوقت اس تحدی و اعلان سے میں نے کبھی شائع کیا تھا کہ میرے لئے خدا نے یہ نشان دکھایا اور میں نے یہ خواب دیکھا جو یُوں پورا ہوا۔ اور کیا اسوقت میری ایسی تائید ہوئی جو اب ہو رہی ہے۔ پس اب جو میں ایسا کرتا ہوں تو اس لئے نہیں کہ میری بڑائی ظاہر ہو۔ بلکہ سلسلہ کی صداقت کے اظہار کے لئے۔ جب ان باتوں سے مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور خدا میری تائید پر تائید کر رہا ہے تو اسپر جسقدر خوشی میں مناؤں میرا حق ہے کیونکہ اس سے میری نہیں بلکہ مسیح موعود کی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ خدا کے کلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ خدا جو کچھ دکھا رہا ہے وہ سلسلہ کے بڑھانے کے لئے دکھا رہا ہے پس میں کافر نعمت ہونگا اگر اس نعمت کو دُنیا پر ظاہر نہ کروں۔ اور اسے لوگوں سے چھپاؤں۔ میں بیشک مامور نہیں۔ مگر مامور کا خادم۔ مامور کا غلام ضرور ہوں۔ میرا مولیٰ میرے لئے نہیں بلکہ اس نبی کے لئے کر رہا ہے۔ جو کچھ کر رہا ہے۔ وہ تو میرے ذریعے سے کسی نشان کے ظاہر ہونے پر اظہار تعجب کرتے ہیں میں نے تو دیکھا ہے۔ ایک غریب سے غریب احمدی ہے جو قرآن شریف بھی نہیں پڑھ سکتا۔ جب لوگوں نے اسے دُکھ دیا اور بہت ستایا تو وہ خدا کے حضور چلایا تو خدا نے اُسکے دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اب کیا وہ مامور تھا۔ مامور تو نہیں تھا مگر خدا کو اپنے سلسلہ کی صداقت کا پاس تھا اس نے نشان دکھایا ٭ وہ ماموروں کے ساتھ ماموروں کی حیثیت کے مطابق سلوک کرتا ہے اور میرے ساتھ میری حیثیت کے مطابق۔ غیر ماموروں کے یہ معنے نہیں کہ خدا تعالےٰ حق کے مؤید کی کبھی تائید ہی نہ کرے۔ ان ماموروں کی تائید بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ پھر اسکے بعد خدا ہر مومن کی تائید کرتا ہے۔ میرے ہاتھ میں خدا نے سلسلہ کی باگ دی تو میری تائید کیوں نہ کرے۔ میری صداقت میں (جو در حقیقت سلسلہ کے بانی کی صداقت ہے) نشان کیوں نہ دکھائے۔ میں اگر یہ دعوٰی کردوں کہ میری ایسی تائید ہوتی ہے جیسی نبیوں کی تب کچھ اعتراض ہو سکتا ہے میرا دعوٰی تو یہ ہے کہ خدا میری تائید میں وہ نشانات دکھاتا ہے جو ایک مومن کے لئے اسکی برگزیدہ جماعت کے منتظم و امیر کے لئے دکھایا کرتا ہے۔ پس اس زمانے میں اس جماعت کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے جسقدر تائید کی ضرورت ہے وہ میری ضرور فرمائے گا۔ تا ثابت ہو کہ یہ جماعت ایک مامور کی جماعت ہے۔ خیر ان اعتراضوں سے ہمیں یہ خوشی ہے کہ یہ وہی اعتراض ہیں جو پہلے منکروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر حضرت مسیح موعودؑ پر کئے۔ ہمیں ان راستبازوں سے مشابہت ہو گئی اور ہمارے مخالفوں کو ان راستبازوں کے مخالفوں سے ٭

مباہلہ میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے کی خصوصیت کیا ہے

یہ کہنا کہ خدا نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہا اور مخالف تباہ نہ ہوئے نہایت نادانی ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم کے ذریعے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا اعلان بتاتا ہے کہ اس نشان کے ذریعہ خدا تعالیٰ آپ کی وجاہت ثابت کرنا چاہتا ہے جبھی آپ سے یہ فقرہ نکلوایا۔ خدا کی سنت ہے جب مقابلہ کے لئے حق و باطل کے دو فریق باہم متقابل ہوں۔ تو حق کی تائید میں فوری نشان دکھاتا ہے۔ پس فرق ہے۔ اس عام لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس خاص موقعہ پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہلانے میں۔ کیونکہ اس عام وعید کے مطابق جو نشان ظاہر ہو وہ مخالفین پر حجت ملزمہ ہو کر اس خاص بندے کی صداقت کو ایسا ثابت نہیں کرتا کہ وہ اسکے قائل ہی ہو جائیں اور اس طرح پر جب پہلے اپنے بندے کے مُنہ سے یہ فقرہ نکلواتا ہے اور پھر اس کا دشمن تباہ ہوتا ہے۔ تو اس بندے کی صداقت خاص طور پر ثابت ہوتی ہے۔ اگر جھوٹے کی تباہی خود بخود ہو جاتی ہے اور اسکے لئے کسی مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ تو پھر انسان دعا بھی نہ کرے محض اس لئے کہ کیا خدا دیکھتا نہیں پھر نماز کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ محض اس لئے کہ وہ دلوں کی عاجزی کو خوب دیکھتا ہے ٭

دیکھو خدا نے فرمایا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پھر باوجود اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ فقرہ نکلوایا۔

پھر مسیح موعود سے یہ فقرہ کہلوایا- یہ ثبوت ہے اس بات کا- کہ بندوں کا کہنا بھی ایک اثر رکھتا ہے- جب ظلم رسیدہ پکارتا ہے تو وہ اسکی سنتا ہے اور اس کے دشمنوں کو فوری تباہی کا شکار بناتا ہے +

مخالف مباہلہ سے خرگوشوں کی طرح بھاگ گئے

غرض یہ بات جو کہی گئی ہے تو مباہلہ سے بھاگنے کا ایک بہانہ ہے- ان کا دل خوب جانتا ہے کہ اگر مقابلہ میں آئے وہ ضرور ہلاک ہونگے- پس وہ عذر تراشتے ہیں- اور اب کہتے ہیں کہ پیر کا بیٹا ہے اس لئے ہم مباہلہ نہیں کرتے ہیں- کیا خواجہ کمال الدین نے جب مجھے کافر اور یزید بنایا تو اسوقت میں پیر کا بیٹا نہیں تھا- پھر پیغام میں لکھا گیا ہے کہ کیا مسلمانوں کو کافر کہکر کافر بنانے والے کی بیعت جائز ہے- یوں مجھے کفر کا مرکز ٹھہرایا- پھر مجھے جھوٹا اور شرک کا بانی کہا گیا- کاذب تو بہت سے کافروں اور مشرکوں سے ادنیٰ ہوتا ہے- جب کفر و شرک کی لعنت میرے سر پر ڈالنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اسوقت تو یہ تعلق ان کو بھول جاتا ہے مگر مباہلہ کے وقت یہ تعلق یاد آجاتا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے حق کا رعب ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے- انکے دل خوب سمجھتے ہیں کہ سامنے آئے اور ہمارے جھوٹے دعووں کی سزا ہم کو ملی +

میرا الہام لیمزقنہم پورا ہو چکا ہے

پانچویں بات یہ لکھی ہے کہ ہم نے ابھی مخالفت نہیں کی تھی اور ہمارے لئے لیمزقنہم کا الہام پورا ہو گیا- میں کہتا ہوں جس طرح حضرت صاحب کو ابتدا ہی میں یہ الہام ہو گیا- "بڑے زور آور حملوں سے" اسی طرح مجھے بھی خدا نے خبر دی- جیسا حضرت صاحب کے الہام کے بعد غیر احمدی کم ہوتے گئے اور احمدی بڑھتے گئے- اسی طرح میرے الہام کے بعد غیر مبائعین کم ہوتے گئے اور مبائعین بڑھتے گئے- لیمزقنہم کے یہی معنے ہیں- کہ انکی جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور وہ کٹ کر ہم میں شامل ہوتے جائینگے- جو الہام پورا ہو چکا ہے اسکی تصدیق کی بجائے اس پر اعتراض تشابہت قلوبہم کی تصدیق ہے- یہ اعتراض تو وہ کرتے ہی رہینگے +

ہماری جماعت کا اصل کام

ہماری جماعت کے لئے ضرورت ہے کہ وہ اپنے تبلیغی کاموں میں جو اصل مقصد ہے اس سلسلہ کا- لگ جائے- اور مصروف رہے +

روک ڈالنے والوں سے کس طرح پیچھا چھڑائیں

اور اس میں جو روک ڈالتے ہیں ان کیلئے خدا کی جناب میں فریاد کریں- ایک قصہ لکھا ہے کسی بزرگ نے اپنے شاگرد سے پوچھا تمہارے علاقہ میں شیطان ہوتا ہے اس نے کہا ہوتا ہے پوچھا اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے کیا کرو گے- عرض کیا- اسکو دھتکاروں گا- فرمایا اگر پھر بھی وہ پیچھا نہ چھوڑے- عرض کیا- پھر ایسا ہی کرونگا- فرمایا اگر پھر بھی وہ ایسا ہی کرے- اس پر وہ شاگرد خاموش ہو گیا- اس بزرگ نے تمثیل میں سمجھایا کہ دیکھو تم کسی دوست کو ملنے جاؤ اور اس کا کتا تمہیں کاٹنے کے لئے حملہ کرے تو کیا کرو گے اس نے کہا اسے دھتکاروں گا- فرمایا اگر پھر بھی وہ حملہ سے باز نہ آئے- عرض کیا کہ پھر میں اسے ماروں گا- فرمایا اگر پھر بھی تمہاری ایڑی نہ چھوڑے- عرض کیا پھر میں گھر کے مالک کو پکاروں گا- اور وہ مجھے اس سے چھڑائے گا- اس بزرگ نے کہا کہ بس یہی شیطان سے پیچھا چھڑانے کا گر ہے- جب تم اپنی کوشش سے کچھ نہ کر سکو تو اس دنیا کے مالک (اللہ جلّشانہ) کو پکارو کہ وہ تمہیں شیطان سے بچا لے +

پس ہم بھی جب تبلیغ کیطرف توجہ کرتے ہیں اور اپنے کام میں لگتے ہیں تو پیچھے سے ہماری ایڑیاں پکڑنے والے (ایسا کہتے ہیں- میں اس لئے حرج نہیں دیکھتا کہ انکے بڑے نے میرے مخلصین کو ان تحمل علیہ یلہث کہکر صاف الفاظ میں کتے کہا ہے) آجاتے ہیں اور ہمیں اپنی طرف متوجہ کر کے اصل مقصد میں روک ڈالتے ہیں- اس کا علاج یہی ہے کہ گھر کے مالک سے سلسلہ کے خالق سے فریاد کی جائے اور اسے آواز دیجائے کہ تو آپ انکے لئے کافی ہو- اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے فارغ کر دے +

جماعت کو ارشاد

تمہارے لئے بہت بڑا کام ہے- بہت بڑا کام ہے ساری دنیا کو توحید کے مرکز پر لانا ہے اور دین اسلام سمجھانا ہے پس تم ہمہ تن اس اہم کام میں لگ جاؤ- اور دعائیں کرتے رہو- ہماری جماعت میں اب تک یہ بات پیدا نہیں ہوئی کہ وہ جس کام میں لگیں اسپر جم جائیں- میں دیکھتا ہوں کہ پھر غفلت آجاتی ہے- حالانکہ چاہیئے یوں کہ غفلت پھٹکنے نہ پائے- بس احمدیت کا ایک جنون ہو- اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اسی کی خیال اسی کی دھن ہو- تم خالی اپنے مخالف سے نپٹ نہیں سکتے- اسکے لئے اپنے مولیٰ کے حضور فریاد کرو +

دُعا

خدا تعالےٰ ساری دنیا کو صراط مستقیم پر قائم کرے- اور لوگوں کی بداعتقادیوں اور بدعملیوں کو دُور کر دے- قرآن شریف کی اطاعت کے ماتحت چلائے اور وہ صداقت جو مسیح موعودؑ لائے ہمارے ذریعے سے پھیلے ہم پھیلانیوالے ہوں اور ایک جہاں قبول کرنیوالا- اور ہم کبھی اس بات پر نہ چلیں جو حق سے دُور ہو اور منشائے الٰہی کے خلاف ہو +

آمین (نوشتہ اکمل)

دعوت الی الخیر

فرانس میں

برادرم مکرم جناب بابو عبدالرحیم صاحب حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح زاد لطفہٗ- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں خدا کے فضل سے بخیریت ہوں- اور جناب کی خیریت خداوند تعالیٰ سے نیک مطلوب تین دن ہوئے- غلام رضا مرزا سے ملاقات ہوئی جو پیشگوئیاں کہ میں اُن کو تقسیم کرنیکے واسطے دے آیا تھا- انکی فہرست روانہ خدمت کرتا ہوں- دیگر انھوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پیشگوئیاں کچھ دن بعد اخبار میں چھاپ دیجاوینگی- غلام رضا مرزا صاحب فارس کے شہزادہ ہیں اور انقلاب روزگار سے یورپ میں آنکلے- آجکل ٹیلیگرام اخبار کے اڈیٹر اور مالک بھی ہیں اور چند ایک اور فرانسیسی دوستوں کے ہمراہ اس کام کو چلاتے ہیں اور آپ کا فرانسیسی نام جے میئرر ہے حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکے ذریعے سے ہی کوئی اشاعت اسلام کا کام بنا دے-

آج میں مس فلورا میکول کو ملا- اس نے مجھے اپنے نام صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے شائع شدہ چٹھی دکھائی جس میں کہ اسکے حق میں اظہار شکریہ تھا- - - - -